

# فتنہ گر سیاست دان

اس مختصر سے کتابچے میں پاکستان تحریک انصاف کے بانی و سربراہ کے حوالے سے انتہائی اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں، جن کی روشنی میں اس نتیجہ پر پہنچنا نہایت آسان ہو جاتا ہے کہ ان کی فکر و سوچ کیا ہے؟ وہ ملک و ملت کے لیے کس قدر مفید اور مضر ہیں، تبدیلی کے نام پر اس تحریک اور اس کے بانی نے وطن عزیز پاکستان کی کیا خدمت سرانجام دی؟ یہ سب کچھ اس میں موجود ہے

محمد المرشد عنبائی مدنی

## باعث تحریر آنکہ

بندہ عاجز کی زیرادارت ماہ نامہ آب حیات گزشتہ بائیس سالوں سے زیور طباعت سے آراستہ ہو کر اپنے پڑھنے والوں کے ہاتھوں میں پہنچتا ہے، آغاز ہی سے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایسے مضامین لکھنے کی سعادت مل رہی ہے جو حالات کے عین مطابق ہوتے ہیں یا کم از کم اس سے ملتے جلتے ہیں، ان دودہائیوں میں اللہ تعالیٰ نے ہزاروں صفحات لکھنے اور اپنے کرم فرماؤں تک پہنچانے کی توفیق بخشی، اس پر اس ذات بابرکات کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔

تحریک انصاف پاکستان کی جب ہوا چلی، پاکستان کے قومی ہیرو وکر کٹر عمران خان نے جب کرکٹ کی کامیابی اور ورلڈ کپ جیتنے کو اپنے مسیحا ہونے کی خشت اول جانا تو بہت سے حساس لوگوں کو اس کی نزاکت کا احساس ہوا، ان لوگوں نے اسی وقت اس پر کہنا، بولنا اور لکھنا شروع کر دیا تھا، ان میں حکیم محمد سعید کی تحریر، ڈاکٹر اسرار احمد کا بیان اور اخبارات میں شائع شدہ خبروں کے مطابق جن خدشات کا اظہار کیا گیا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے خیال میں وہ باتیں درست ثابت ہوئیں، میں نے حوالہ جات کے ساتھ اپنی زیرادارت شائع ہونے والے میگزین ماہ نامہ آب حیات میں جون ۲۰۲۲ء کے شمارے میں تفصیلی اداریہ اس وقت لکھا جب تحریک انصاف کی حکومت اپنی تمام تر سیاہ اعمالیوں سمیت ختم کر دی گئی، اگرچہ میں اس سے پہلے بھی اس تحریک کے بارے میں بہت کچھ لکھ چکا ہوں، آب حیات کے سابقہ شمارے اس پر گواہ ہیں، مگر جون کے شمارے میں شائع ہونے والے ادارے کو الگ سے اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، امید ہے آپ اسے تعصب کی عینک اتار کر ملاحظہ فرمائیں گے۔ اللہ توفیق دے۔

محمود الرشید حدوٹی، ۲۳ جون ۲۰۲۲ء



## فہرست

## فتنہ گریسیاست دان

۱	فتنہ گریسیاست دان	۴
۲	دھرناسیاست	۵
۳	دھاندلی کی پیداوار	۶
۴	سلیکٹڈ	۷
۵	نااہل و نالائق۔ ظالمانہ کارروائیاں	۸
۶	عمران خان اور سیاسی مخالفین	۹
۷	عمران خان اور ملک دشمنی	۱۲
۸	عمران خان اور یہودیت	۱۵
۹	عمران خان اور قادیانیت	۲۰
۱۰	عمران خان اور عیسائیت	۲۳
۱۱	عمران خان کی غیر محتاط گفتگو	۲۵
۱۲	غرور کا سر نیچا، اقتدار کا دھڑن تختہ	۲۷
۱۳	سیاسی قبرستان	۳۰
۱۴	خاتمہ	۳۲
۱۵	باعث تحریر آنکہ	۲





## فِتْنَةُ گُریسیست دان

وطن عزیز پاکستان بھی ارباب سیاست کی عجیب چراگاہ ہے، یہاں جیسی کیسی ترتیب پر اقتدار مل جائے، ایوانہائے اقتدار تک رسائی مل جائے تو خوب، اگر اقتدار کے ایوانوں تک پہنچنا مشکل ہو یا بنادیا جائے تو پھر ناخوب، اس وقت فوج بھی بری، عدالتیں بھی بری، لوگ بھی برے، ادارے بھی برے، بخار زدہ شخص کی طرح ہر چیز کڑوی کڑوی لگتی ہے، جب کسی بھی چور دروازے سے اقتدار مل جائے تو پھر سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اگر فوجی ڈکٹیٹر ایوان اقتدار تک پہنچ جائیں تو وہ مکے دکھاتے ہیں، لوگوں کو للکارتے اور اپنی زبان سے نکلنے والے جملوں کو آئین اور قانون کا درجہ دے لیتے ہیں، یہاں ضیاء الحق فوجی آمر حکمران بنا تو گیارہ سال تک اس نے لوگوں کو ٹرک کی بتی کے پیچھے یہ کہہ کہہ کر لگائے رکھا کہ بہت جلد اسلام آرہا ہے، علماء، طلباء، اہل مدارس و اہل مساجد حتیٰ کہ سبھی دیندار لوگ ضیاء الحق کے ان نعروں پر جھومتے اور اسلام کی آمد کا انتظار کرتے رہے، جب گیارہ سال تک یہ جھوٹے نعروں فضاؤں میں ارتعاش پیدا کرتے رہے، سبھی دیندار لوگ اعتماد کرتے اور انتظار کرتے رہے۔

پھر عوامی ادوار آئے، پی پی آئی، مسلم لیگ آئی مگر بہت جلد ہی انہیں ایوانہائے اقتدار سے اٹھا کر باہر پھینکا جاتا رہا، ملک میں استحکام نہیں آنے دیا گیا، پھر مارشل لاء پرویز مشرف کی شکل میں آیا، جس نے اپنے مخالفین کو مکے دکھائے، جس نے اپنے



مخالفین کو مرعوب کرنے کے لیے دن دیہاڑے کراچی کی شاہراؤں پر لاشوں کے ڈھیر لگوائے، پھر بڑی جرأت و ڈھٹائی سے اس کا اظہار بھی کیا کہ تم نے کراچی میں ہماری طاقت دیکھ لی ہے؟ اسی آمر نے لال مسجد میں خون کی ہولی کھیلی تھی۔

مطلق العنان حکمرانوں نے آئین پاکستان کو ہمیشہ موم کی ناک بنائے رکھا، کچھ نے تو آئین کو کاغذ کا پرزہ سمجھ کر ردی کی ٹوکری کی نذر کر دیا، پھر وہ کچھ گل کھلاتے رہے کہ الامین والحفیظ

## دھرناسیاست

آر باب سیاست عام انتخابات کے بعد اس صورت میں صدائے احتجاج بلند کرنا شروع کر دیتے ہیں جب ان کی پارٹی ہار جاتی ہے یا اتنے ووٹ نہیں لے پاتی جو اقتدار کے ایوانوں تک اسے پہنچا دے، مگر خواستہ و ناخواستہ کچھ احتجاج کر کر اگر نظام کے ساتھ چلنے کی حکمت عملی اختیار کر لیتی ہے، مگر گزشتہ چند سالوں میں ایک نئی صورت حال نے انگڑائی لی ہے، وہ یوں کہ پاکستانی سیاست میں پہلے دو پارٹی نظام تھا کہ ایک پارٹی اگر ایک دورانیہ میں برسر اقتدار آئی ہے تو دوسرے دورانیہ میں دوسری پارٹی اقتدار سنبھالتی رہی، انہی دو پارٹیوں کے درمیان سیاسی محاذ آرائی رہی، مگر تحریک انصاف کو انسٹال کرنے کے بعد ملکی سیاست نے ایک نیا رخ اختیار کیا ہے۔

تحریک انصاف اگرچہ تبدیلی کا نعرہ لگا کر آئی تھی، نوجوانوں کی ایک بہت بڑی کھیپ اپنے جھنڈے تلے جمع کر لی تھی، قائد تحریک انصاف کی دھواں دار تقریروں کے مرغولوں میں نوجوانوں کی ایک بڑی نفری پروان چڑھتی رہی، ۲۰۱۳ء کے انتخابات میں تحریک انصاف پر امید تھی کہ وہ الیکشن جیت کر حکومت بنالے گی، مگر اس وقت مسلم لیگ نے حکومت بنائی تھی، جس پر تحریک انصاف اور ڈاکٹر طاہر



القادری کی پاکستان عوامی تحریک نے دھاندلی کا الزام لگا کر اسلام آباد ڈی چوک میں ۱۲۶ دن دھرنا دیا تھا، توڑ پھوڑ کی تھی، پی ٹی وی اور پارلیمنٹ پر حملہ کیا تھا، پولیس والوں پر حملہ کیا تھا، انہیں زخمی کیا تھا، ملک بھر کو جام کرنے اور فوجی ایمپائروں کی انگلی کے اشارے پر اگلے چند گھنٹوں میں حکومت کی تبدیلی اور خاتمے کی خبریں دے کر وقت کو آگے کی سمت دھکیلتے رہے تھے۔

بالآخر ایک حادثہ کی صورت میں یہ دھرنا اپنی موت آپ مر گئے، یہ لوگ اپنے کنٹینرز اٹھا کر چلتے بنے، یہ ایک سوچی سمجھی سازش تھی، جس کا منصوبہ اور پلان بیرون دنیا میں بنایا گیا تھا، پھر ایک اور شرانگیزی معرض وجود میں آئی کہ ایک بیرونی اخبار پانامہ میں کچھ خبروں اور انکشافات کی بنیاد پر پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ میاں محمد نواز شریف صاحب کو اقتدار کے ایوان سے باہر نکال کر ان کی جگہ جناب شاہد خاقان عباسی کو وزارت عظمیٰ کی مسند پر جلوہ افروز کیا گیا، مسلم لیگ نے اپنا یہ پانچ سالہ دورانیہ مکمل کیا، یقین جانے کہ یہ وہ دور تھا جب ملک پہلے کی نسبت بہترین ترقی کی راہ پر گامزن ہو چکا تھا، ہر طرف ریل پیل تھی، مگر پاکستان کے دشمن کب ہماری ترقی و خوشحالی کو برداشت کر سکتے ہیں۔

### دھاندلی کی پیداوار

۲۰۱۸ء میں پھر عام انتخابات ہوئے، جس میں پاکستان مسلم لیگ سمیت تمامی جماعتوں کو ایک تناسب سے سیٹیں ملیں، جب کہ تحریک انصاف کو بہت زیادہ سیٹیں دلوائی گئیں، دیکھتی آنکھوں نے دیکھا، سنتے کانوں نے سنا کہ یہ تاریخ کی بدترین دھاندلی تھی، جسے دھاندلی کروانے والے بھی جانتے ہیں، میرے ہوش و حواس میں یہ شاید پہلا الیکشن تھا جس کے نتائج ۲۴ گھنٹے بعد بھی نہیں آئے تھے، سسٹم بیٹھ گیا تھا آر بپ دانش و بینش نے اسی وقت اعلان کر دیا تھا کہ ہم اس الیکشن کو نہیں مانتے، ان



جانکاروں میں مولانا فضل الرحمان صاحب وہ یکتا و توانا آواز تھے جنہوں نے اپنی بصیرت کی آنکھ سے دیکھتے اور حالات کو جانتے ہوئے اعلان کر دیا تھا کہ ہم ان اسمبلیوں کا حصہ نہیں بنیں گے، مگر مسلم لیگ اور پی پی کی قیادتوں نے انہیں مجبور کیا کہ وہ سسٹم کے ساتھ چل کر اصلاح کریں، مگر مولانا فضل الرحمان صاحب ہی وہ واحد سیاست دان تھے جو پہلے دن سے آخری دن تک اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور پی ٹی آئی حکومت کو ناجائز اور دھاندلی زدہ کہتے رہے۔

### سلیکٹڈ

نیر ۲۰۱۸ کے انتخابات میں پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، بیپ پارٹی اور دیگر چھوٹی موٹی جماعتوں کو ملا کر حکومت بنادی گئی، بلاول بھٹو نے اسمبلی کی پہلی تقریر میں ہی پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو سلیکٹڈ حکومت کہہ کر پکارا تھا، پھر اسمبلی کے اندر اور اسمبلی سے باہر ہر مقام پر انہیں سلیکٹڈ ہی کہا گیا، جس پر حکومت بہت چیختی تھی کہ ایسا نہ کہا جائے۔

تحریک انصاف کی حکومت تاریخ پاکستان کی وہ واحد اور اکلوتی حکومت تھی جسے ہر طرح سے اداروں نے مکمل سپورٹ کیا، عدلیہ نے سپورٹ کیا، بلکہ یوں کہنے دیجیے کہ پاکستان کی عدلیہ نے عمران خان کے لیے باقاعدہ راستہ ہموار کیا، میاں نواز شریف کی حکومت کو عدلیہ سے ختم کروا کر عمران خان کے لیے راستہ ہموار کیا گیا، میاں نواز شریف اور ان کی بیٹی محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ کے لیے عدالت کے ججوں سے کہا گیا کہ انہیں الیکشن سے پہلے کسی صورت باہر نہیں آنے دینا، یہ کہنے والا کون تھا؟ یہ پاکستان کی سب سے بڑی عدالت کانج نہیں بلکہ قاضی القضاۃ جسٹس ثاقب نثار تھا، جس نے ملی بھگت سے نواز شریف کے خلاف سازش کی اور تحریک انصاف کے لیے رستہ ہموار کیا، میں یہ باتیں ہوا میں نہیں کہہ رہا بلکہ میں نے اس





قاضی القضاۃ کی شرانگیز اور انتشار انگیز بیانات خود سنے ہیں، نتیجہ یہ نکلا کہ الیکشن سے پہلے ہی کہا جا رہا تھا کہ تحریک انصاف کی اتنی سیٹیں ہوں گی، نواز شریف کی اتنی ہوں گی، پی پی کی اتنی ہوں گی، مولانا فضل الرحمان کی اتنی ہوں گی، یہ پاکستان کے ساتھ کھلوڑ کرنے والی طاقتوں کا کھیل رہا ہے، ہے اور اللہ ہی کو معلوم ہے کہ کب تک جاری رہے گا، اب یہ جج عوامی اجتماعات میں جانے سے گھبراتا ہے، اسے ڈر لگتا ہے۔

### ناتجربہ کار و نالائق

تحریک انصاف کی حکومت جیسے کیسے ہو ۲۰۱۸ء میں بن گئی، ساڑھے تین سال یہ حکومت قائم رہی مگر ان ناتجربہ کاروں، ناہنجاروں اور نالائقوں نے ساڑھے تین سال اس ملک کے ساتھ وہ کچھ کیا جو کوئی دشمن بھی نہ کر سکے، جتنا دشمن نقصان نہیں پہنچا سکتا انہوں نے اس سے بڑھ کر نقصان پہنچایا۔

یہ لوگ انتخابات سے پہلے ایسے سبز باغات دکھاتے تھے کہ ہر شخص ماننے پر مجبور ہو جاتا تھا کہ ان کے آنے سے حالات بہت اچھے ہو جائیں گے، ان کی آمد کے بعد یہاں دودھ کی نہریں بہنے لگیں گی، مگر یہ سب فراڈ تھا، یہ سب دھوکہ تھا، یہ سب فریب نظر تھا، یہ سب شعبہ بازی تھی، بہت سے لوگ ان سے جھوٹی امیدیں وابستہ کیے ہوئے تھے، مگر یہاں فوجی مطلق العنان کی بجائے سویلین مطلق العنان شخص سارے ملک کو کٹر ول کر رہا تھا، جس سے ملک افراتفری کا شکار ہوا۔

### ظالمانہ کارروائیاں

تحریک انصاف کی حکومت قائم ہوئی تو ناجائز تجاویزات کے نام پر مخالفین کے گھروں اور عمارتوں کو مسمار کیا گیا، سرکاری اراضی واگزار کرانے کے نام پر کروڑوں اربوں روپے کا نقصان کیا گیا، اس کی گواہی ملک بھر میں ہونے والے ظالمانہ آپریشن دیں گے، سری نگر ہائی وے اسلام آباد اس کی گواہی دے گی، ملک بھر میں





تجباوزات کے نام پر ظلم ڈھانا یہ اس حکومت کا اولین کام تھا، ملک بھر میں ناجائز تجباوزات مسمار کرنے کے بہانے یہ ظلم ڈھایا گیا تھا۔

اقتدار میں آنے سے پہلے یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم ایک کروڑ نوکریاں دیں گے، پچاس لاکھ گھر بنائیں گے، مگر حقیقت یہ ہے کہ یہاں کروڑوں لوگ بے روزگار ہوئے، گھر بنانے تو دور کی بات، بنے بنائے گھر مسمار اور بلڈوز کیے گئے، مگر یہ جھوٹی حکومت اور جھوٹے حکمران آخر دم تک جھوٹ بول کر لوگوں کو مطمئن کرتے رہے لوگ بے وقوف بنتے رہے، بہتری کی امید رکھتے رہے، مگر افسوس ایسا نہ ہوا۔

### عمران حسان اور سیاسی مخالفین

پھر یہ ناہنجار نا تجربہ کار، ملک و ملت کو مشق ستم بنانے والا حکمران اپنے سیاسی مخالفین پر حملہ آور ہوا، جس نے اپنے مخالفین کو جیل کی کال کو ٹھڑیوں کے ڈیٹھ سیلوں میں دھکیلا، اپنے مخالفین کو نیست و نابود کرنے کے لیے سرکاری وسائل اور سرکاری اداروں کو کام میں لاتا رہا، سیاسی مخالفین کو چور چور اور ڈاکو ڈاکو کی گردان سے لکارتا اور پکارتا رہا، جس سے معاشرے میں ایک بد تمیزی کا طوفان آیا، نفرتوں کا سیلاب اٹھ آیا، ہر گھر میں نفرتوں نے جنم لیا اور یہ بد تمیزی متعدی مرض بنتی گئی۔

☆ نیب نامی سرکاری ادارے کو مخالفین کے خلاف استعمال کیا جاتا رہا، رات رات بھر سیاسی مخالفین کو جگا کر رکھا جاتا رہا، ابھی محترمہ مریم نواز نے اپنے سوشل میڈیا ورکروں سے دل دھلادینے والا خطاب کیا جس میں انہوں نے انکشاف کیا کہ لاہور نیب کے مرکزی دفتر میں ان کے کمرے پر رات کے بارہ بجے حملہ بولا جاتا تھا، میرے کمرے میں زبردستی گھس کر میری ویڈیوز بنائی جاتی تھیں، انہوں نے وعدہ کیا کہ

وہ اپنے اوپر ہونے والے مظالم کو عامۃ الناس کے سامنے لائیں گی، یہ اس حکومت کا وہ سیاہ کارنامہ تھا جو ایک خاتون سیاست دان کے ساتھ روا رکھا گیا۔

اسی نیب نامی ادارے سے تمام مخالف چوٹی کے سیاست دانوں کی تذلیل کروائی گئی، ان کو پابند سلاسل کروایا گیا، انہیں احتساب عدالتوں کے کٹھروں میں لایا گیا، جہاں جہاں سابقہ حکومت نے عوامی فلاح و بہبود کے کوئی کام کیے تھے یا تو اس ناہنجار حکومت نے ان پر اپنے نام کی تختیاں لگا دیں یا پھر انہیں جعلی منصوبے یا زیادہ خرچے کرنے کی بناء پر عدالتوں میں گھسیٹا گیا، اس کا نقصان یہ ہوا کہ ملک بھر میں پچھلی حکومت کے شروع کردہ ترقیاتی منصوبے رک گئے، سڑکوں کی تعمیر کا سلسلہ رک گیا، برساتی نالوں کی صفائی کا سلسلہ رک گیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کراچی جیسے بڑے شہر میں ڈی ایچ اے جیسے علاقہ میں لوگوں کے گھروں میں پانی گھس گیا تھا۔

نیب کی کارروائیوں کے باعث ملک و ملت کو سخت ترین نقصان پہنچا، اگر یہ کارروائیاں قانونی اور آئینی ہوتیں تو پھر بہت اچھا تھا مگر یہ سیاسی مخالفین کو نیچے لگانے کی ناپاک کوشش تھی، جس وجہ سے ملک کو نقصان پہنچا، حالانکہ کرپشن کی چھان بین کرنے والے اور بھی بہت سے ادارے موجود ہیں، ایف آئی اے ہے، اینٹی کرپشن کے اور ادارے بھی ہیں، مگر نیب کے چیئرمین کی ایک ویڈیو حکومت کے پاس تھی جسے وہ موقع بہ موقع سوشل میڈیا پر ڈال دیتے تھے جو بلیک میل کرنے کا ایک ذریعہ تھا، اسی ویڈیو کی بناء پر نیب سرگرم عمل رہتی تھی، اسی بناء پر سابق وزیراعظم جناب شاہد خاقان عباسی صاحب بار بار کہہ چکے ہیں کہ نیب اور پاکستان دونوں اکٹھے نہیں چل سکتے اور اس بات کا اظہار انہوں نے برملا کیا۔

✽ حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب جو اس وقت پاکستان کی سب سے بڑی مذہبی اور دینی سیاسی جماعت جمعیت علماء اسلام کے روح رواں ہیں، قومی اور صوبائی



اسمبلیوں میں ان کی بھرپور نمائندگی موجود ہے، اکابرین علماء کرام کا جنہیں اعتماد حاصل ہے، ان کے خلاف انتخابات سے پہلے بھی عمران خان زہرا گلزارہا، انتخابات کے بعد بھی زہرا گلزارہا، اسمبلی میں بھی زہرا گلزارہا، عام انتخابات میں مولانا کو دھاندلی کے ذریعہ اسمبلی سے باہر رکھا گیا تو عمران خان اور اس کے حواریوں نے پھبتیاں کیں مولانا کی پگڑی اچھالنے کی کوشش کی، ان کے خلاف جھوٹے کیس کھولنے کی دھمکیاں دی گئیں، عمران خان کے جلسوں میں باجماعت مولانا فضل الرحمان صاحب کے خلاف نعرے لگوائے گئے، انہیں ڈیزل کے پرمٹ پر بکنے والا کہا گیا، انہیں پیسے پر بکنے والا کہا گیا، غرضیکہ جو کچھ عمران خان سے ہو سکتا تھا وہ اس نے مولانا کے خلاف کیا، مگر مولانا ان مغالطات، ہفوات اور ہرزہ سرائیوں کے جواب میں صرف مسکرا دیتے تھے، وہ اس کے مغالطات کے جواب میں ویسی زبان استعمال نہیں کرتے تھے، بس اتنا کہتے تھے کہ میری شرافت اس کا جواب نہیں دے سکتی۔

✽ علاوہ ازیں کوئی سیاست دان عمران خان کی دریدہ دہنی سے محفوظ نہیں رہا، ہر کسی کو لاکارتا اور دشنامتارہا، نام لے لے سیاسی فتوے صادر کرتا رہا، سیاست دانوں کی نقلیں اتارتا اور طنز و طعن کے تیر چلاتا رہا، شہباز شریف جو مسلم لیگ کے صدر ہیں انہیں گالیاں دیتا رہا، انہیں فوج کے بوٹ پالش کرنے والا امریکی ایجنٹ قرار دیا، انہیں چیری بلاسم پالش کا نام دے دیا، باضابطہ جلسوں میں ان کے خلاف نعرے لگائے جاتے رہے، ان کے بیٹے کو گالیاں دیتا رہا، پیپلز پارٹی کے سربراہ آصف علی زرداری کو ملک کی سب سے بڑی بیماری قرار دیا اور ان کے بیٹے بلاول کو گالیاں دیتا رہا، انہیں بدنام کرتا رہا، انہیں ڈاکو کہتا رہا، غرضیکہ گندی زبان سے جو کچھ نکلتا نکالتا رہا۔

✽ قائد مسلم لیگ کی بیٹی محترمہ مریم نواز شریف کے خلاف زبان سے زہرا گلزارہا،





ملتان کے ایک جلسہ میں تو عمران خان نے شراٹگری اور بد تمیزی کی انتہا کرتے ہوئے مریم نواز شریف کو مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھو مریم! جلسوں میں مستی اور جنون سے میرا نام نہ لیا کرو کہیں تمہارا خاوند تم سے ناراض نہ ہو جائے، اس پر تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین نے اس شخص کی مذمت کی، کہ اس نے اخلاق سے گری ہوئی گھٹیا حرکت کی ہے، یہ عمران خان کی بازاری اور لچر زبان تھی، جس کی جتنی مذمت کی جائے اتنی کم ہے۔

✽ عمران خان کی ایماء پر مسجد نبوی شریف میں رمضان المبارک کی پاکیزہ اور مقدس گھڑیوں میں جب مسلم لیگی صدر میاں شہباز شریف عمرہ کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے اس دوران وہاں نعرے لگوائے گئے، مسجد نبوی شریف کے تقدس کو پامال کروایا گیا اور یہ سب کچھ پاکستان سے پلان کیا گیا تھا، اس کی گواہی تحریک انصاف سے محبت رکھنے والے بہت سے لوگوں نے دی ہے، یہ شراٹگری ہونے سے پہلے اطلاعات دے دی گئی تھیں کہ ان کے وہاں جانے کے بعد یہ کچھ ہوگا، چنانچہ پلان کے مطابق ہوا اور اس پر سعودی عرب میں ایکشن لیا گیا، جن لوگوں نے یہ شرارت کی تھی انہیں وہاں گرفتار کیا گیا۔

## عمران خان کی ملک دشمنی

پی ٹی آئی کی حکومت کے ایک وزیر ہوا بازی غلام سرور خان نے اسمبلی فلور میں قومی ائر لائن کے پائلٹوں کی تعلیمی ڈگریوں پر سوال اٹھایا کہ ہمارے جہازوں کے پائلٹ جعلی ڈگریوں پر بھرتی ہوئے ہیں، اس شیطانی جملہ پر دنیا بھر میں پی ٹی آئی اے کی پروازوں کے لیے سخت مشکلات کھڑی ہو گئیں، کئی جہازوں کو انڈر گراؤنڈ جانا پڑا، رفتہ رفتہ بہت عرصہ بعد جا کر یہ معاملہ کہیں حل ہوا مگر کھربوں روپے کا نقصان صرف اس غیر دانشمندانہ بیان کی وجہ سے ہوا۔



گزشتہ دور حکومت میں ہسپتالوں کا جال بچھایا گیا، سڑکیں گاؤں گاؤں پہنچائی گئی، پینے کے لیے صاف پانی کے منصوبے لگائے گئے، میٹرو بسیں اور میٹرو اور بج ٹرین چلائی گئی، یہ بہت اہم ترین منصوبے تھے، جن کا ایک غریب آدمی کو بہت زیادہ فائدہ ہو رہا ہے، ورنہ اس سے پہلے روڈ اسٹاپوں پر عورتیں اور مرد گاڑیوں کی انتظار میں خوار ہو جاتے تھے، ان روڈوں پر گھومنے والی بسیں کبھی چلتی تھیں اور کبھی حکومتی پالیسیوں کی نذر ہو جاتی تھیں، مگر یہ منصوبے عوامی فلاح کے منصوبے تھے، ان کو کھنڈرات میں بدلنے کی کوشش کی گئی۔

عمران خان کے چار سالوں میں پاکستان کو کھنڈرات میں بدلا گیا، کسی مقام پر کوئی تعمیراتی اور ترقیاتی کام نہیں ہوئے، یہاں تک کہ جو شاہراہیں بنی ہوئی تھیں ان کی مرمت تک نہیں کروائی گئی۔

عمران خان کے دور میں مہنگائی کا جن اس طرح بے قابو ہوا کہ اس کے رخت سفر باندھنے اور اقتدار کے ایوانوں سے باہر جانے کے باوجود تھمنے کا نام نہیں لیتا، آٹا، چینی، کوکنگ آئل جیسی بنیادی اشیائے ضرورت کے نرخ آسمانوں سے باتیں کرنے لگے، پاکستان میں کسی چیز پر کنٹرول نہیں رہا تھا، ہر شہر اور علاقہ میں اشیاء اپنے اپنے نرخوں پر فروخت ہوتی تھیں، مارکیٹوں میں من مانیاں تھیں۔

پنجاب جیسے سب سے بڑے صوبہ میں ایک ایسے شخص کو وزیر اعلیٰ بنا رکھا تھا جسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ مجھے کیا کرنا ہے، اس پر اطلاعات کے مطابق ایک فرح نامی عورت مسلط تھی، جو بنی گالہ (عمران خان کا گھر) سے کنٹرول کی جاتی تھی، جس نے پنجاب جیسے بڑے صوبہ میں رشوت ستانی کا بازار گرم کر رکھا تھا، وہ بڑے بڑے افسروں سے بڑی بڑی رقوم لے کر ان کے من پسند علاقوں میں تبادلے کرتی تھی،



اس کی ناک کے نیچے اور اشارہ آبرو پر اتنے بڑے صوبہ کا نظام چلتا تھا، ہر طرف افرا تفری تھی، دہائیاں تھیں، کسی کی شنوائی نہیں تھی، مگر اس راز سر بستہ سے پردہ نہ اٹھ سکا کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟ جب راز طشت از بام ہوا تو پتہ چلا کہ مال و دولت کے بیگ بھر بھر کر ادھر سے ادھر ہوتے تھے اور صوبے کا نظام چلتا تھا، یہ بیگ بھر کر سنا ہے کہ یہ عورت پاکستان چھوڑ چکی ہے، اس کی صفائی اور حمایت کرنے کے لیے وہ شخص میدان میں آیا جسے عمران خان کہا جاتا ہے، جسے عدالتِ عظمیٰ کی طرف سے نام نہاد صادق و امین کی ڈگری جاری کی گئی تھی، اس نے کہا کہ فرح ایسی عورت نہیں تھی، مگر گھر کے بھیدی نے لٹکا ڈھایا کہ سب کچھ بنی گالہ سے ہو رہا تھا، مال و دولت کی بور یوں کے انبار لگائے جاتے تھے، رشوت ستانی عام تھی، اصل وزیر اعلیٰ پنجاب یہی فرح نامی عورت تھی، جو دن کو رشوت ستانی کا بازار گرم رکھتی تھی اور رات کو بنی گالہ میں عمران خان کے بولی کتوں کے جسموں پر ہاتھ پھیرتی تھی، ٹی وی کے سکرینوں پر کتوں کے جسموں پر فرح گوگی کے گھومتے پھرتے ہاتھ دیکھے جاسکتے ہیں۔

عمران خان کے دور حکومت میں پیٹرول کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ ہوا، ہر پندرہ دن بعد پیٹرول کے نرخ بڑھا دیے جاتے تھے، اس ریٹ بڑھانے کے پیچھے یہودی عالمی ادارے آئی ایم ایف کے ساتھ عمران خان کے کیے گئے ناجائز معاہدے تھے، اسی ادارے کی ایماء پر یہ ظلم ڈھایا جاتا تھا، بجلی کے نرخ ناقابل فہم حد تک بڑھا دیے گئے، آٹا، دال، چاول، چینی، کوکنگ آئل کے نرخ آسمانوں سے باتیں کرنے لگے، پاکستانی قوم کی قوت خرید جواب دینے لگی، لوگوں نے بھوک کے مارے خود کشیاں کیں، کئی جگہوں پر بچے برائے فروخت کے کتبے لے کر والدین سڑکوں پر کھڑے دکھائی دیے، کئی جگہوں پر بچے برائے فروخت کے بورڈ لہرائے گئے۔



عمران خان نے ملک کی تعمیر و ترقی کی طرف بالکل دھیان نہیں دیا، البتہ ایف بی آر جیسے محکمہ کے ذریعے جائز اور ناجائز ٹیکسوں پر خوب زور دے رکھا، پھر وقفہ وقفہ سے یہ عجیب بات منہ سے نکالتے کہ پاکستانی لوگ چندہ دے دیتے ہیں مگر ٹیکس نہیں دیتے، حالانکہ پاکستان میں ایک دن کا پیدا ہونے والا بچہ بھی ٹیکس دیتا ہے، ہر چیز پر یہاں ٹیکس دینا پڑتا ہے۔

یہاں سوئی سے لے کر مولہ تک ہر چیز پر ٹیکس ہے، یہاں جنم گھٹی سے لے کر کفن تک ٹیکس ہے، یہاں پیدائش سے موت تک ہر چیز پر ٹیکس ہے، قدرت کا عطیہ خاص ایک سانس ہے جس پر ٹیکس نہیں ہے، اگر عمران خان کے بس میں ہوتا تو انسانی سانسوں پر بھی ٹیکس عائد کر دیتا، مگر ان ٹیکسوں کے عوض میں پاکستانی قوم کو کچھ نہ ملا، یہ سارا ٹیکس یکجا ہو کر یہودی عالمی اداروں سے اپنی خواہشات پوری کرنے کے لیے، لیے گئے قرضوں کی ادائیگی میں دیا جاتا ہے، پھر بھی

هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ، هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ کی صدائیں سنائی دیتی ہیں۔

بہر حال ان موضوعات پر جب آدمی صرف اسی نیت کے ساتھ لکھنے کا ارادہ کرے کہ اس سیاہ ترین دور میں پاکستانیوں کے ساتھ کیا ہوا؟ تو پھر سیر حال انداز میں لکھا اور بتایا جاسکتا ہے، زبانی کلامی تو ہر شخص چینی مارنے پر مجبور ہے۔

### عمران خان اور یہودیت

ملک میں سیاسی عدم استحکام رہا، ملک کی چولیس یا تو نا تجربہ کاری کی وجہ سے ہلائی گئیں یا پھر کسی خاص ایجنڈے کی تکمیل کے لیے ملک کو تباہ کیا گیا، یہ وہ بات ہے جو اللہ ہی جانتا ہے، کیونکہ ڈاکٹر اسرار مرحوم اپنی تقریروں میں یہ بات بار بار کہتے اور سناتے تھے کہ یہودیوں نے عمران خان کو تیار کیا ہے۔





اس وقت میرے کانوں کے ساتھ ہیڈ فون لگا ہوا ہے اور میں ڈاکٹر اسرار مرحوم کا وہ بیان سن رہا ہوں جس میں انہوں نے فرمایا کہ تاریخ اپنے کو دہرا رہی ہے، آج بھی نیو ورلڈ آرڈر جیو ورلڈ آرڈر ہے، درحقیقت یہودی کی ریشہ دوانی، درحقیقت زائمنسٹ موومنٹ، تقریباً سو برس پہلے جو شروع ہوئی، اس سے بھی سو سو برس پہلے آرڈر آف ڈائیلومینائی، جس کا شکار آپ کا ابھی عمران خان بھی ہو گیا ہے، وہ آرڈر آف ڈائیلومینائی ۱۷۷۶ء میں قائم کیا گیا تھا، وہ یہودیوں کی سازش آج تک چل رہی ہے، فرنگ کی رگ جاں پنچہ یہود میں ہے۔

معاشی اعتبار سے یہودیوں نے پورے یورپ پر اپنا تسلط قائم کر لیا تھا، اور یہ یہودی کون تھے، رتھ چائلڈ، گولڈ سمتھ، یہ گولڈ سمتھ جس نے شکار کیا ہے تازہ عمران خان، ایک ابھرتی ہوئی شے تھا، امیدیں وابستہ ہو رہی تھیں، پہلے ہی سے ایک ہیرو کی شکل میں تھا، وہ اسلام کی بات کرنے چلا تھا، وہ اپنے کلچر کی بات کرنے چلا تھا، کہاں گولڈ سمتھ؟ پانچ کروڑ تو پہلی سلامی ملنے والی ہے، یہ قیمت کس شے کی دی جا رہی ہے؟ اگر وہ سارا سازشی کردار جو یہود کا ہے آپ کے سامنے ہو تو ہر شے آپ کے سامنے ٹریڈر ٹرس (بالکل صاف اور واضح) نظر آئے گی، آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اصل میں ہو کیا رہا ہے؟ (ماخوذ از ویڈیو کلپ)

گولڈ سمتھ عمران خان کا سر یہودی ہے جس نے کروڑوں روپے مالیت اسے اپنی بیٹی کے نکاح کے موقع پر دیے تھے، عمران خان نے ناگزیر وجوہات کی بناء پر جمائما کو طلاق دے دی، مگر عمران خان کے بچے آج بھی اسی یہودی معاشرے میں اپنی ماں کے پاس تربیت پا رہے ہیں۔

پھر عمران خان کی یہودیت نوازی اور یہودی مہرہ ہونے کی اس سے بڑھ کر کیا دلیل دی جاسکتی ہے کہ برطانیہ کے دارالحکومت لندن میں میئر کے انتخابات







ہوتے ہیں، جہاں دو ہندوؤں کا آپس میں سخت انتخابی مقابلہ ہوتا ہے، ایک مسلمان تھا جس کا نام صادق خان تھا، یہ شخص پاکستانی نژاد تھا، دوسرا یہودی تھا جس کا نام زیک گولڈ سمٹھ تھا، پاکستانی وزیراعظم عمران خان سات سمندر پار جا کر لندن میں ایک یہودی کی انتخابی مہم چلاتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں، ایک ایک دروازے پر دستک دیتے ہیں، وہاں کے اسلامک سنٹرز میں جا کر، وہاں کے گردواروں میں جا کر، یہودی عبادت گاہوں میں جا کر، یہودی جماعت کی دعوت پر جا کر ایک یہودی امیدوار کے لیے ووٹ مانگتے ہوئے دیکھے گئے، اس بات کا چرچہ یہاں پاکستان میں بھی ہوا، مولانا فضل الرحمان صاحب نے اپنے جلسوں میں اور اپنے میڈیائی انٹرویوز میں برملا اس بات کا اظہار کیا، مگر عمران خان کی طرف سے کبھی اس یہود نوازی کی تردید نہیں آئی۔

۲۱ جنوری ۲۰۲۱ء کو جیو ٹی وی کی ویب سائٹ پر مولانا فضل الرحمان صاحب کا ایک بیان نشر کیا گیا ہے، جس میں جے یو آئی کے سربراہ کا کہنا تھا کہ آج کی جنگ تہذیبوں کی جنگ ہے، یہ حکومت ایک ایجنڈے کے تحت لائی گئی ہے اور مقصد پاکستان کو خطے میں تنہا کرنا ہے، عمران خان یہودیوں کا ایجنٹ ہے اور عمران کو لانے کے لیے یہودیوں نے ۱۵ سال محنت کی ہے، عمران کے متعلق یہ باتیں ان کے نمائندے خود تسلیم کرتے ہیں۔ (جیو ویب سائٹ ۲۱ جنوری ۲۰۲۱ء)

ستمبر ۲۰۱۳ء میں مولانا فضل الرحمان صاحب کو پی ٹی آئی کی طرف سے ایک عدالتی نوٹس بھیجا گیا جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مولانا دو ہفتے کے اندر اندر معافی مانگیں اور دس کروڑ روپے ہرجانہ ادا کریں، اس نوٹس پر مولانا فضل الرحمان صاحب نے خوش آمدید کہتے ہوئے اپنا مؤقف ثابت کرنے کی بات کی، لیکن پی ٹی آئی الٹے پاؤں واپس لوٹ گئی تھی۔





۲ مئی ۱۹۹۸ء کا روزنامہ نوائے وقت کہیں سے تلاش کیجیے، لائبریری میں تشریف لیجائیے وہاں سے ڈھونڈ نکالیں، یا نوائے وقت کے دفتر تشریف لیجائیے وہاں ریکارڈ سے نکلوا کر دیکھیے کہ نوائے وقت نے دو کالمی سرخی لگائی تھی کہ ۲۰۲۰ء تک یہود کا اثر و رسوخ جنوبی ایشیاء اور مشرق وسطیٰ میں پہنچے گا، پاکستان میں ایک کرکٹر عمران خان کو اس کام کے لیے چنا گیا ہے، میری اس بات کی تردید و تصدیق وہی شخص کر سکے گا جو نوائے وقت اخبار تلاش کر کے اس کے مندرجات پڑھ کر سنائے گا یا بتائے گا، میرے پاس راولپنڈی اسلام آباد کا تراشہ ہے جو جمعرات کے دن وہاں اسی مذکورہ تاریخ میں شائع کیا گیا تھا، جو سوشل میڈیا پر بھی گھمایا گیا، تقریباً ہر حساس شخص کے پاس یہ تراشہ ضرور موجود ہو گا۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲ مئی ۱۹۹۸)

حکیم محمد سعید مرحوم پاکستان کے جہاندیدہ شخص تھے، جن کی فرم پوری دنیا میں اپنی پروڈکٹس بیچ رہی ہے، ان کے ادارے ہمدرد نے ملک و ملت کی بڑی خدمت کی ہے، انہوں نے جاپان کہانی نامی ایک مختصر سی کتاب لکھی ہے، اس کے ابتدائی صفحات پر چند سطور یہ بھی ملاحظہ فرمائیے، حکیم سعید لکھتے ہیں امریکا کو دولت پہلے عالم یہود سے ملی اور اب عرب دولت بھی اس کے ہاتھ میں آگئی ہے، نوجوانو! تم نے دیکھا کہ اب امریکا نے عربوں کو یہودیوں کی غلامی میں دینا شروع کر دیا ہے، اب جہاں امریکا ہے وہاں یہودی اس کے ساتھ ہیں، کہنا چاہیے کہ امریکا یہودی دولت سے آگے بڑھ رہا ہے اور نہایت خاموشی کے ساتھ یہودی نظام کو رائج کرتا چلا جا رہا ہے، عرب ملکوں کے بعد دوسرے اسلامی ملک بھی یہودیوں کی طاقت کا لوہا مان چکے ہیں، اس لیے یہودی حکومت قائم ہوئی چلی جا رہی ہے۔

اب یہودی مدینہ کو یثرب بنانے کا تہیہ کر چکے ہیں، اس کے بعد سارا عرب ڈوب مرے گا اور سارا عالم اسلام یہودیوں کے زیر اثر آجائے گا، پاکستان کے ایک





عمران خان کا انتخاب ہوا ہے، یہودی ٹیلے ویژن اور پریس نے عمران خان کو ہاتھوں ہاتھ لیا ہے، سی این این، بی بی سی سب عمران خان کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملائے جارہے ہیں، برطانیہ جس نے فلسطین تقسیم کر کے یہودی حکومت قائم کرائی، وہ ایک طرف عمران خان کو آگے بڑھا رہا ہے اور دوسری طرف آغا خان کو ہوائیں دے رہا ہے، برطانیہ الطاف حسین کا مربی بنا ہوا ہے اور اب نکیل یہودیوں کے ہاتھ میں دے دی گئی ہے اور کانوں کان خبر نہیں ہو رہی ہے، اب عمران خان کی شادی یہودیوں میں کرادی ہے، پاکستان کے ذرائع ابلاغ کو کروڑوں روپے دیے جا رہے ہیں تاکہ عمران خان کو خاص انسان بنادیا جائے، وزارتِ عظمیٰ پاکستان کے لیے ان کو ابھارا جا رہا ہے، محترمہ بے نظیر پہلے تو عمران خان پر برسی تھیں، مگر اب انہوں نے عمران خان کے خسر کو کھانے پر مدعو کیا، اسی عنوان نائب صدر امریکا نے عمران خان کو لنچ پر بلالیا، میاں نواز شریف بھی ساتھ مدعو تھے۔

نوجوانو! کیا اب پاکستان کی آئندہ حکومت یہودی الاصل ہوگی؟ یہ سیلاب بڑی تیزی سے آرہا ہے، اس پر بند باندھنا مشکل ہو رہا ہے، محترم جناب میاں نواز شریف کا تازہ بیان یہ ہے کہ وہ پاکستان کو امریکا کی غلامی سے نجات دلانے گے، امریکا محترمہ بے نظیر کو اقوام متحدہ لے جا کر بٹھا دے گا، یہ ان کی خدمات کا صلہ ہے، میاں صاحب کو قصرِ صدارت میں طاقت کے ساتھ بٹھا دیا جائے گا اور عمران خان مع اپنی یہودن ایوان وزیراعظم میں جا کر بٹھا دیے جائیں گے، ایک مہرے کو امریکا سنبھالے گا اور ایک مہرہ یہودی کے ہاتھ میں ہوگا۔ عظیم نوجوانو! عظیم پاکستان کی قسمت کا یوں سودا ہوا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون (جاپان کہانی، ص ۱۵، ۱۳، ۱۲، مطبوعہ ۱۹۹۶)





یہ جاپان کہانی حکیم محمد سعید مرحوم نے اس وقت تحریر فرمائی جب ابھی دور دور تک عمران خان کے وزیراعظم بننے کا امکان نہیں تھا، ابھی کچھ ہی عرصہ پہلے وہ کرکٹ کے میدان میں ورلڈ کپ جیت کر لہراتے ہوئے پاکستان میں داخل ہوئے تو انہیں سب لوگوں نے اپنا قومی ہیر و تسلیم کیا تھا، بچے بوڑھے اور جوان سبھی لوگ انہیں داد دے رہے تھے، ان کے گن گارہے تھے، ورلڈ کپ جیتنے کے بعد انہوں نے دنیا بھر اور پاکستان بھر کے لوگوں سے اپنی مرحومہ ماں شوکت خانم کے نام پر ایک کینسر ہسپتال کی تعمیر کے لیے کروڑوں روپے فنڈز جمع کیے، آج عمران خان مسلم لیگی قائد میاں نواز شریف کی جان کا دشمن بنا ہوا ہے، اسی نواز شریف نے عمران خان کو اس کی ماں کے نام پر ہسپتال بنانے کے لیے زمین مہیا کی تھی اور اسے ایک خطیر رقم سے نواز تھا، یہ سب کچھ اسی لیے تھا کہ یہ ورلڈ کپ جیتا تھا اور ہیر و مانا جاتا تھا۔

پھر بعد میں یہی شخص میاں نواز شریف کی سیاست بصیرت اور حکمت عملیوں کی داد دیتا اور تحسین کرتا بھی سنا گیا ہے، مگر اقتدار کے نشہ میں دھت اس شخص نے میاں نواز شریف کے خلاف وہ گند گھولا کہ پوری دنیا میں، پورے ملک میں اس کے مرتبہ و مقام کو گرانے کی ناپاک کوشش کی، میاں نواز شریف کے اقتدار کے لیے خطرہ بنا، سازشیوں سے مل کر اس کی حکومت کا خاتمہ کیا، پھر جلسہ ہائے عام میں اس شخص کو گالیاں دیتا رہا، نعرے لگواتا رہا، یہاں تک کہ لندن میں اس شخص کی رہائش کے باہر بھی شیطانی فعل سے باز نہ آیا۔

### عمران خان اور قادیانیت

عمران خان برسر اقتدار کیا آئے کہ قادیانی ایوانوں میں شادیانے بجنے لگے، انہیں امیدیں اور آرزوئیں دلائی گئی تھیں کہ تحریک انصاف برسر اقتدار آکر ان کے مسائل حل کرے گی، پی ٹی آئی سربراہ قادیانیوں کو پاکستان میں غیر مسلم قرار دینے





والے فیصلے کو بھی تسلیم نہیں کرتے، آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کو اچھا نہیں سمجھتے، یہ بات تو اخبارات کی جلی سرخیوں میں آچکی ہے، ہماری آنکھوں کے سامنے سے ایسی ویڈیوز اور ایسے کلپ گزر چکے ہیں جس میں قادیانیت نوازی کی بھی باتیں ہو رہی ہیں۔

قادیانی پیشوا کا یہ کہنا ہے کہ عمران ان سے ملاقات میں نہ یقین دہانی کرا چکے کہ اقتدار ملنے پر ان کو حقوق دلائے جائیں گے۔ اب یہ تو سمجھی جانتے ہیں قادیانیوں کو کونسا حق نہیں حاصل۔ ایک اور ویڈیو میں قادیانی پیشوا کہتے ہیں جب تک مولوی ہے آپ بھول جائیں کہ عمران تبدیلی لائیں گے۔ اب یہ ایسی کون سی تبدیلی ہے جس کی راہ میں مولوی رکاوٹ ہے؟ عمران صاحب ختم نبوت معاملے میں مشکوک طور پر خاموش رہے ہیں۔

جب عمران خان تخت شاہی پر براجمان ہو رہا تھا اس دن تقریب حلف برداری میں پاکستانی صدر سید ممنون حسین نے جب اس سے حلف لیا تو حلف کے کلمات میں جہاں حضرت محمد نبی کریم ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ خاتم النبیین پڑھنا تھا یہ شخص نہ پڑھ سکا، تکرار کے باوجود نہ پڑھ سکا، بلکہ طنزیہ ہنسی اس کے منہ سے چھوٹی، جو اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ کہیں پس منظر میں قادیانیت کے ساتھ اس کے ڈانڈے تو نہیں ملتے۔

ملتان کے ایک احتجاجی جلسہ کے بعد بی ٹی آئی کے سربراہ عمران خان نے فضل مختار نامی ایک شخص کے ہاں قیام و طعام کیا، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ قادیانی ہے، اس پر علماء کرام کے مختلف حلقوں کی طرف سے صدائے احتجاج بھی بلند کی گئی ہے، میرے سامنے روزنامہ اسلام (۲۴ مئی ۲۰۲۲) کا ایک تراشہ ہے، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما جناب مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی نے کہا کہ





مختار اے شیخ اور مغیث اے شیخ ملتان کا مشہور قادیانی خاندان ہے، مختار اے شیخ ہر الیکشن کے موقع پر اپنے اسلام قبول کرنے کی خبر لگواتا ہے، الیکشن گزرنے کے بعد پھر لاہوری گروپ کی مرزائی شاخ کے ساتھ تعلقات استوار کر لیتا ہے، اسی ڈانواں ڈول حالت میں اس کی موت ہو گئی۔

اس کا بیٹا فضل مختار شیخ ابھی تک مبینہ طور پر لاہوری مرزائی ہے، اس نے کسی بھی مجلس میں قادیانیت سے برأت کا اعلان نہیں کیا، اس کے گھر عمران خان کا قیام و آرام ان خدشات میں تقویت کا باعث ہے کہ عمران خان قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتا ہے، جس کا کئی مجالس میں اس کا اظہار بھی اس کی طرف منسوب ہے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا فیصلہ جس میں قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا انہیں ہضم نہیں ہوتا، سوچنا یہ ہے کہ اولیاء اللہ کے شہر ملتان میں اتنی کثیر تعداد میں مسلمان رہتے ہیں، ان کی جماعت کے ممبران رہتے ہیں، مگر انہیں اقامت و آرام کے لیے ایک قادیانی کا گھر ہی کیوں مناسب لگا؟ کیا اس سے یہ بات عیاں نہیں ہو جاتی کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں کس قدر نرم گوشہ رکھتے ہیں۔

فتنہ و فساد پھیلانے والا خونِ لانگ مارچ جس کی کال پی ٹی آئی کے سربراہ نے دی اس کی کامیابی اور کامرانی کے لیے قادیانیوں کے سربراہ نے اپنی جماعت کو باضابطہ حکم دیا ہے کہ وہ اس لانگ مارچ (۲۵ مئی ۲۰۲۲) کو کامیاب کریں، اس میں شریک ہوں، تو کیا یہ بات ثابت نہیں کرتی کہ قادیانی اس شخص سے کس قدر امیدیں وابستہ کیے ہوئے ہیں؟

قادیانیوں کے ایک نجی ٹی وی ربوہ ٹائم کو انٹرویو دیتے ہوئے پی ٹی آئی کی مرکزی راہنما شیریں مزاری نے واضح کیا کہ ہم جب بھی قادیانیوں کا مسئلہ حل کرنا چاہتے





تھے کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا ہو جاتا تھا، اب اگر ہمیں چانس ملا تو ہم غیر مسلم اقلیتوں کے مسائل کی طرف بھرپور توجہ دیں گے، مطلب یہ کہ عام انتخابات سے پہلے ان لوگوں نے قادیانیوں سے جو عہد و پیمان کیے تھے ان پر عمل درآمد ہوگا، قادیانیوں کو پہلے سے بھی زیادہ پنپنے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

## عمران خان اور عیسائیت

عمران خان ۲۰۱۸ کے عام انتخابات میں پاکستانی قوم کے سروں پر ایک عذاب کی شکل میں مسلط ہوا، روزانہ کی بنیاد پر یہ شخص جھوٹ بولتا اور لوگوں کو سہانے سینے دکھاتا رہا، اس کے جھوٹ کا سب سے بڑا شکار خام فکر و سوچ کے نوجوان بنے، جنہوں نے اسے اس قوم کا نجات دہندہ خیال کیا، اس کے گن گائے، اس کے نعرے لگائے، پوجا کی حد تک اس کی عقیدت کا دم بھرنے لگے۔

مگر عمران خان وہ شخص ہے جس نے اپنی جماعت کے لوگوں کو جگہ جگہ ذلیل کیا، مختلف اشاروں اور کنایوں پر انہیں وزارتیں دے کر واپس لیتا رہا، انہیں پہلے اوج ثریا پر پہنچا کر زمین پر پٹختا رہا، ایک موقع پر اس نے اپنی کابینہ کے صرف دس لوگوں کو کارکردگی شیلڈز دیں جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ سب نالائقوں کا ٹولہ اس ملک کے سیاہ و سفید کا مالک بن گیا ہے۔

✽ تخت شاہی پر براجمان ہونے کے بعد جہاں عمران خان نے اور بہت سے گل کھلائے وہاں عمران خان نے ایک ایسا سیاہ کارنامہ سرانجام دیا جو اس کے منہ پر کلنک کا داغ رہے گا، ایک عیسائی عورت جس کا نام آسیہ تھا، وہ پنجاب کے ضلع ننکانہ کی رہنے والی تھی، اس نے نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی، اس کا مسلمان عورتوں کے ساتھ جھگڑا ہوا، اس دوران ہی اس نے نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیں،





جس کے نتیجہ میں یہ جیل چلی گئی، اسے سزا ہوئی، مگر ایک ملی بھگت اور اغیار کی ریشہ دوانیوں کی بناء پر اسے عمران خان نے رہا کروا کر بیرون ملک روانہ کر دیا۔

پھر اس بات کی داد بھی بیرونی دنیا سے سمیٹا رہا، یہاں کے عیسائی بھی اسے داد پیش کرتے رہے، ابھی گزشتہ دنوں جب عمران خان کی جماعت سیالکوٹ میں ایک چرچ کے میدان میں جلسہ کرنا چاہتی تھی اس دوران شور و غوغا ہوا کہ چرچ کی جگہ پر جلسہ نہیں ہونا چاہیے، عدالت نے بھی منع کر دیا، حکومت نے بھی منع کر دیا، بلکہ پولیس کے ذریعہ ان کے سبے سجائے جلسہ کو پلٹ دیا گیا، تو اس دوران ایک پریس کانفرنس میں ایک کر سچن عورت نے بر ملا عمران خان کی تعریفیں کیں اور اس نے کہا کہ عمران خان ہی ہے جس نے آسیہ مسیح کو رہائی دلوائی تھی، عمران خان ہی تھا جس نے یوحنا آباد کے عیسائی نوجوانوں کی دادرسی کی تھی۔

☆ ایک عیسائی ملک فرانس نے نبی کریم ﷺ کی توہین کی، تو دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی فرانس کے خلاف احتجاج ہوا، یہاں تحریک لبیک پاکستان نے اعلان کیا کہ فرانسیسی سفیر کو ملک بدر کیا جائے، حکومت نے ان سے معاہدہ کر لیا، مگر معاہدہ سے مکر گئی، جس پر تحریک لبیک نے اسلام آباد کی طرف مارچ کیا، جس پر عمران خان کی حکومت نے گولیاں برسائیں اور درجنوں مسلمان نوجوان شہید ہو گئے، اس موقع پر کئی پولیس والے بھی شہید ہوئے، ناموس رسالت کی خاطر چلایا جانے والا یہ مارچ وزیر آباد سے آگے نہیں دیا گیا، فرانسیسی سفیر کو نہیں نکالا گیا، الٹا تحریک لبیک کو کالعدم تحریک قرار دیا گیا، ان کے ڈانڈے انڈیا سے ملائے گئے، پھر عمران خان نے کہا کہ ہم فرانسیسی سفیر کو کیسے نکال سکتے ہیں، اس طرح تو دنیا پاکستان کے خلاف ہو جائے گی، اس نے نبی کریم ﷺ کی حرمت و تقدس پر دنیا کی خوشنودی کو ترجیح دی تھی، جب کہ یہ شخص پاکستان کو ریاست مدینہ بنانے کا بڑا نام نہاد دعویدار تھا۔



## عمران خان کی غیر محتاط گفتگو

عمران خان میں تکبر، غرور اور تعلی پائی جاتی ہے، وہ اپنے کو باقی سیاست دانوں سے بالا اور اعلیٰ سمجھتا ہے، وہ اپنے کو عقل کل اور فہم و فراست کا کوہ ہمالیہ سمجھتا ہے، ایک موقع پر کسی سوال کے جواب میں کہا کہ میں اللہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ انہیں سچ بولنے کی توفیق دے۔ (ویڈیو کلیپ) ایک موقع پر کہتا ہے کہ ان (نبیوں) کو اللہ نے مشکل وقت سے گزارا تو میں سمجھتا تھا کہ مجھے بھی اللہ مشکل وقت سے گزار رہا ہے، اللہ میری تیاری کروا رہا ہے، جس طرح اس نے نبی کی تیاری کروائی، کہ دس سال مشکل گزارنے کے بعد جو تیرہ سال آئے ان میں ہمارے نبی نے دنیا کی تاریخ بدل دی۔ (ویڈیو کلیپ)

ایک موقع پر پاکستانی افواج اور خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کے بارے میں کہا کہ ان لوگوں نے افغانستان میں القاعدہ نامی تنظیم کی تربیت کی ہے۔ اے آروائی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ جنہیں آج ہم دہشت گرد کہتے ہیں انہیں پہلے ہم جہادی کہتے تھے، انہیں ہم نے ٹریننگ دی، انہیں ہم نے استعمال کیا، ہم نے سیکٹرین کلر (مذہبی قاتلوں) کو یالا، ہماری اسٹیبلشمنٹ (فوج) نے خود یالا، میں خود ایک میٹنگ میں تھا، میرے یاس سیاہ صحابہ کے کچھ لوگ آئے انہوں نے مجھ سے کہا کہ جی آپ سیدھی بات کرتے ہیں آپ ہماری شیعوں سے دوستی کروادیں، میں نے ان سے پوچھا کیا ہوا؟ تو کہنے لگے کہ جی ہمیں اسٹیبلشمنٹ استعمال کرتی ہے، جب جاہتی ہے ہمیں آپس میں لڑا دیتی ہے اور جب جاہتی ہے۔۔۔ میں حیران رہ گیا، میں ان لوگوں کا نام نہیں لوں گا، ایک ٹی وی اینکر انہیں لے کر آئے کہ ان کی اور شیعوں کی صلح کروادیں۔ (کلیپ)

ہم نے امریکیوں سے پیسے لے کر ان جہادیوں کو دہشت گرد بنادیا۔ (انٹرویو کلیپ)



✽ جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمان فرماتے ہیں کہ عمران خان نے ملک میں ایک ایسا طبقہ پیدا کر لیا ہے جو عمرانی فرقہ ہے، بلکہ یہ عمرانی فتنہ ہے، جس میں بڑے بڑے اچھے اچھے جبہ و دستار والے لوگ بھی بہتے جا رہے ہیں، اگرچہ ان کی عوامی قبولیت نہیں ہے لیکن خالی جگہ یر کرنے کے لیے وہ بھی ساتھ شامل ہیں، وہ اس قسم کا ذہن دے رہا ہے کہ اللہ کے بعد وہ سب سے بڑا آدمی ہے، نہ انباء کرام، نہ رسول اللہ ﷺ، یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح رسول اللہ کی تیاری کروا رہا تھا میری بھی اسی طرح تیاری کروا رہا ہے، رسول سے نیچے آتا ہی نہیں ہے، جس طرح آپ کہیں کہ شب قدر کو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے عمران خان کو ہی دیکھ لو، وہ شب قدر کی طرح ہے، اس سے نیچے وہ آتا ہی نہیں ہے، ایک شخص کے اندر اتنا تکبر ہے، اتنا غرور، اتنی بڑائی، اور اندر سے جہالت، نالائقی، نا اہلی، یہ ایک بیماری ہے۔ (انٹرویو)

✽ عمران خان جوش خطابت میں لوگوں کو گمراہ کرتے چلے جاتے ہیں، ان کی کسی بات کا سیاق و سباق نہیں ہوتا، وہ جوش میں جو جانتے ہیں ہانک دیتے ہیں، ایک بار پاکستان آرمی کے جرنیلوں کے بارے میں کہا کہ جب بیس ہزار آدمی اکٹھے ہو جائیں تو آرمی کے جرنیلوں کی شلواریں گیلی ہو جاتی ہیں۔ (کلب) ایک بار کہا کہ آرمی اقتدار کے لیے اپنے یا تو کتوں کو آگے کرتی ہے۔ (ویڈیو کلب) ایک بار کہا کہ جنرل قمر جاوید باجوہ جمہوریت پسند آرمی چیف ہے، مجھ سے آرمی اس لیے خوش ہے کہ انہیں یتیم خانے میں کرپشن نہیں کرتا، نواز شریف سے اس لیے آرمی کا جھگڑا رہتا ہے کہ اس کی تمام ایجنسیوں کے یاس ریورٹیں ہیں۔ (انٹرویو) ایک بار کہا کہ ہماری فوج نیوٹرل ہے، یعنی کسی سیاسی جماعت کی طرف جھکاؤ نہیں رکھتی، ایک بار کہا کہ نیوٹرل رہنے والا حانور ہوتا ہے۔ (تقریر جلسہ عام) ایک بار کہا کہ فوج کے سپہ سالار میر جعفر اور میر صادق ہیں، جنہوں نے امریکنوں کے ساتھ مل کر میری حکومت ختم کی، پھر جب دباؤ بڑھا تو کہا کہ میں نے میر جعفر فوج کے سپہ سالار کو نہیں کہا بلکہ میں نے شہباز شریف





کو کہا تھا۔ اس طرح کی بے شمار حماقتیں عمران خان نے کیں، اس کی یوری سیاسی تاریخ کو سامنے رکھ کر یہ فیصلہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے کہ جو لوگ اس کے پیروکار ہیں انتہائی احمق اور بے وقوف ہیں، یہ لوگ سیاسی بصیرت سے محروم ہیں، اس کی بڑھکوں میں بڑے بڑے نامی گرامی علماء بھی بہتے چلے گئے، رور و کر اس کے لیے دعائیں مانگتے رہے جب کہ یہ سب کچھ ایک فراڈ تھا اور مصنوعی یلان تھا جس کے تحت لوگوں کو بے وقوف بنایا جانا ضروری تھا اور لوگوں کو آئندہ بھی بے وقوف بنایا جائے گا۔

### غور و کا سر نیچا، اقتدار کا دھڑن تختہ

ہم ماہ نامہ آب حیات مئی ۲۰۲۲ء کے شمارے میں تحریک انصاف کی فاشسٹ غیر مقبول، ظالم، ناانصاف، ملک و ملت دشمن حکومت کے خاتمہ پر اپنی معروضات پیش کر چکے ہیں، یہاں مشتے از خروارے چند باتیں مزید عرض کرتے ہیں۔

جب سے تحریک انصاف کی حکومت قائم ہوئی اس کا کوئی کام بھی سیدھا نہیں رہا، اس کے وزیروں اور مشیروں کا ایک لمبا چوڑا لشکر تھا، جن کی کامیابی، کامرانی اور فائز المرامی کی ایک ہی علامت سمجھی جاتی تھی کہ مخالفین پر تبرا بھیجو، کیونکہ اس تنظیم میں تبراؤں کا بھی ایک یورالشکر دستیاب تھا، جن کی تبرا بازی کی اچھی مشق ہے، یہ لوگ دوپہر کو اپنی اپنی خواب گاہوں سے انگڑائی لے کر بیدار ہوتے اور پہلا کام ہی پریس کانفرنس اور نیوز کانفرنس سے کرتے، بس پھر گٹر کی طرح ابلتی زبانوں سے جو کچھ نکلتا وہ مخالفین کے لیے نکالتے جاتے تھے، دوپہر کے بعد ان کا گرو گھنٹال اٹھتا تو وہ بنی گالہ سے اسلام آباد پہنچتا، پھر ایک ہی گردان جاری ہو جاتی کہ میں ان چوروں کو، ان ڈاکوؤں کو نہیں چھوڑوں گا، میں انہیں جیلوں میں ڈالوں گا، میں ان سے ایک ایک پیسہ نکلاؤں گا، میں ان ظالموں سے حساب لوں گا، بس ساڑھے تین سال تک لگاتار یہی گردان چلتی رہی اور سارا ملک تباہی کے اندھیروں میں ڈوبا رہا۔





اس کے نتیجہ میں سیاسی مخالفین کوٹ لکھپت، اڈیالہ اور لاندھی جیل کراچی میں کال کوٹھڑیوں میں روانہ کر دیے گئے، جھوٹے کیس بنائے گئے، جھوٹے ریرے دیے گئے، سرکاری اداروں کے افسران کو حکم دیا جاتا تھا کہ فلاں کے خلاف کیس بناؤ فلاں کے خلاف ریرہ کاٹو، فلاں کو جیل بھیجو، یہ افسروں نے خود انکشاف کیا ہے۔

حزب اختلاف کی جماعتوں نے اس یورے دورانیہ میں بساں کو شش کی، جلسے کیے، مظاہرے کیے، لانگ مارچ کیے، ملین مارچ کیے مگر اس ظالم حکومت کے یاہ استقلال میں لغزش آئی اور نہ آنے دی گئی، ایک ہی نعرہ لگتا تھا کہ حکومت اور فوج ایک ہی تیجیر ہیں، یک جان اور دو قالب ہیں، لیکن حزب اختلاف کی جدوجہد جاری رہی، ایک دن ایسا آیا کہ اللہ تعالیٰ نے تحریک انصاف کے بد زبان، دریدہ دہن، منہ بیٹ لیڈر عمران خان کے حمایتیوں میں پھوٹ ڈال دی، بیس لوگ ان سے الگ ہو کر دوسری طرف ہو گئے، شکوؤں اور شکایتوں کے انبار لگ گئے، اسمبلی کے فلوری اپنی ہی جماعت کے لوگوں نے ان منہ زور گھوڑوں کو لگام ڈالنے کی طرح ڈال دی، ان کے سیاہ کرتوتوں سے دبیز چادر پہلے ہی عائنہ گلائی نامی ایک پٹھانی نے اتار پھینکی تھی جس نے تحریک انصاف کے لیڈر کے غلیظ پیغامات کا بھانڈا پھوڑ دیا تھا، پھر تحریک کے بد زبان و بد کلام لیڈر کی ہم جنس پرستیوں کی داستانیں اس کی طلاق یافتہ بیوی ریحام خان نے اپنی کتاب میں لکھ کر ایک تہلکہ برپا کر دیا تھا، جس میں بتایا گیا کہ بنی گالہ کے تین سو کنال کے محلات میں قوم لوط کا عمل بڑے زور و شور سے ہوتا ہے، اسی بنا پر قوم لوط کے پیروکاروں کو قوم یوتھ کا لقب دیا گیا ہے۔

جب اس کتاب کا حوالہ محسن بیگ نامی ایک صحافی نے ٹی وی شو میں پیش کیا تو قوم یوتھ کے ابوانوں میں قیامت برپا ہو گئی تھی، پھر محسن بیگ کو اس کے گھر کی چار دیواری پھلانگ کر گرفتار کر کے تھانے اور تھانے سے جیل پہنچایا گیا، کہ اس شخص نے اس کتاب کا حوالہ کیوں دیا؟ مگر آج تک کسی نے ریحام خان کو عدالت میں یہ





کتاب لکھنے پر طلب نہیں کیا تا کہ یہ چل سکے کہ یہ کتاب سچ ہے، جھوٹ ہے یا عمران خان کے خلاف کوئی سازش ہے؟ اس کتاب پر الزام ہے کہ یہ لکھوائی گئی ہے۔

اپنوں کے منہ پھیرنے پر دوسرے اتحادی بھی منہ پھیر گئے، جب سب تتر بتر ہو گئے تو حکومت اپنی اکثریت کھو بیٹھی، اتحادی حزب اختلاف کی کشتی پر سوار ہو گئے، یوں تِلْكَ الْآيَاتُ نَذَارٌ لِّهَآبِیْنَ النَّاسِ کا منظر دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، اکثریت اقلیت میں بدل گئی، ایوان اقتدار میں ہلچل اور لرزہ طاری ہو گیا، وزیراعظم کی گاڑی سے فوری طور پر جھنڈا اتار دیا گیا، پروٹوکول ختم کر دیا گیا، ہٹوبجو کی صدائیں دم توڑ گئیں، سیلوٹ ختم ہو گئے۔

حزب اختلاف نے عدم اعتماد کی تحریک جمع کروادی، جس پر ووٹنگ کی تاریخ آئی تو اقتدار و کرسی کی بھوک حکومت نے اسے امریکی سازش قرار دے کر ووٹنگ کرانے سے انکار کر دیا، جس پر عدالت کے دروازہ پر دستک ہوئی، عدالت نے پانچ روز کیس کی سماعت کرنے کے بعد قانون شکن حکمرانوں کو گٹھنے ٹکنے اور ووٹنگ کرانے پر مجبور کیا، ورنہ آئین شکن نا انصافی حکومت نے اپنی شکست دیکھتے ہوئے اسمبلی توڑنے کا فیصلہ سنا دیا تھا، نگران حکومت بنانے کی تیاریاں شروع ہو گئی تھیں مگر عدالت نے ان سازشی عناصر کی ساری سازش کے تانے بانے توڑ ڈالے۔

عدالت نے جب ایک طے شدہ وقت پر عدم اعتماد کی تحریک پر ووٹنگ کرانے کا حکم دیا تو سازشی حکمرانوں کو گویا سانپ سونگھ گیا، انہوں نے رمضان المبارک کی مقدس گھڑیوں میں سارا دن اسمبلی اراکین کو ستانے میں گزار دیا، دن بھر عدم اعتماد کی تحریک پر ووٹنگ نہیں ہونے دی گئی، رات بارہ بجے کی ڈیڈ لائن ختم ہونے کے قریب آئی تو قومی اسمبلی کے سازشی اسپیکر اسد قیصر نے استعفا دے دیا، پھر بارہ بجے کے بعد تب ووٹنگ شروع ہوئی جب سپریم کورٹ اور اسلام آباد ہائی کورٹ



کے دروازے رات کی تاریکی میں کھول دیے گئے، قیدیوں کو جیل پہنچانے والی گاڑیاں قومی اسمبلی کے سامنے کھڑی کر دی گئیں، رینجرز کے چند نوجوان اپنی دلکش وردیوں میں دکھائی دینے لگے۔

یوں رات کی تاریکی میں اقتدار کے ان بھوکوں نے اقتدار چھوڑا، نہیں نہیں بلکہ اقتدار کی کرسی سے انہیں اتارا گیا، عمران خان کہتا تھا کہ الحمد للہ میرے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی گئی ہے میں ان تین چوہوں (شہباز شریف، آصف زرداری، مولانا فضل الرحمان) کی وکٹ ایک ہی گیند سے گراؤں گا، کپتان آخر تک میدان میں کھیلتا ہے، مگر یقین جانئے کپتان کو اس رات گھر کا راستہ بھول گیا تھا، وہ ایک ڈائری ہاتھ میں تھامے ایوان وزیراعظم سے نکلا اور سیدہ بانو گالہ پہنچا، جہاں سوچ آن کر کے خبریں دیکھنے اور سننے لگا، اللہ اللہ خیر صلا، کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔

## سیاسی قبرستان

محترمہ مریم نواز شریف نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ عمران خان کی دھرنا سیاست نے اسلام آباد کے ڈی چوک سے جنم لیا اور اس کی سیاسی قبر بھی ڈی چوک ہی بنے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے۔

عمران خان نے اقتدار ختم ہونے کے بعد ایک سفارتی مراسلے کو بہانہ بنا کر کہا کہ میرے خلاف امریکہ نے سازش کی ہے، چنانچہ اس پر انہوں نے ملک بھر میں بڑے بڑے جلسے کیے، لوگوں کو اسلام آباد پر چڑھائی کی کال دی، بیس سے پچیس لاکھ لوگوں کا سمندر اسلام آباد لانے کا اعلان کیا، جس کی تاریخ ۲۵ مئی ۲۰۲۲ء رکھی گئی تھی، کراچی، پشاور، لاہور، ملتان میں تاریخی جلسے کیے، جن میں لوگوں سے عہد و پیمان لیا کہ وہ اسلام آباد پہنچیں گے۔

مقررہ تاریخ کو حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان نے ایسا انتظام کیا کہ کوئی چڑیا



بھی یر نہیں مار سکتی تھی، لاہور سے باہر نکلنے والے تمام راستے بند تھے، اٹک پل سے پنجاب میں داخلہ بند تھا، اسی طرح اسلام آباد پہنچنے والے تمامی راستوں یر فتنہ گروں کی فتنہ بازی کو روکنے کا مکمل بندوبست کیا گیا تھا، پولیس نے اپنی تنخواہیں درست طریقہ سے اس دن حلال کیں، نتیجہ یہ نکلا کہ قوم یو تھ جو پاکستان میں جلاؤ گھیراؤ اور گالم گلوچ کی سیاست یر یقین رکھتی ہے وہ گھروں سے باہر نہیں آئی، جہاں آئی وہاں اسے پاکستان کی وفاداریو لیس کا سامنا کرنا لازمی تھا، چنانچہ بیس پچیس لاکھ تو کیا بیس پچیس ہزار لوگ بھی کہیں سے نہ نکلے، جس سے یو تھ لیڈر مایوسی کا شکار ہوا۔

ہاں بی ٹی آئی کی ساری قیادت سارے صوبوں سے بھاگ کر پشاور میں پناہ گزین ہو گئی تھی، جہاں سے انہیں صوبائی حکومت کی مکمل سپورٹ و حمایت مل گئی، سرکاری مشینری کی مدد سے کپتان عمران خان چند ہزار لوگوں کو لے کر پشاور سے مردان اور صوابی کے راستے ہوتا ہوا اسلام آباد پہنچا، انسانی سمندر کے یکجانہ ہونے کی وجہ سے ان لیڈروں پر پڑمردگی چھائی ہوئی تھی، چہرے لٹکے ہوئے تھے، ان کے پیروکاروں نے اسلام آباد پہنچ کر ڈی چوک میں افراطفری میادی، جہاں کھڑے درختوں کو آگ لگادی، گرین بیلٹ پر آگ لگادی، ایک خوف کا سماں بند گیا، اسی افراطفری میں کپتان نے اعلان کیا کہ حکومت چھ دن میں اسمبلیاں ختم کر کے نئے الیکشن کا اعلان کرے، بس اسی اعلان کے ساتھ ڈی چوک سے جنم لینے والی اس بھیانک سیاست نے ڈی چوک میں ہی دم توڑ دیا، اللہ تعالیٰ ان کے فتنہ و شر سے مسلمانوں کو ہمیشہ محفوظ رکھے۔

انہوں نے نوجوانوں کے جذبات کو تبدیلی کے نام پر، پھر ریاست مدینہ کے نام پر، پھر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے نام پر، پھر امر کی سازش کے نام پر، پھر حقیقی آزادی کے نام پر خوب استعمال کیا اور نوجوان بھی خوب استعمال ہوئے، ۲۵ مئی







۲۰۲۲ کے اسلام آباد مارچ کی تقریر میں جب عمران خان نے نوجوانوں کے جذبات کی کوئی بات نہ کی تو اس کے ایک پیروکار نے اس کے کان میں کہا کہ تقریر میں اسلامی ٹیج دیں، تاکہ نوجوان خوش ہو جائیں، اس پر عمران نے کہا کہ میں وہ شخص ہوں جو عاشق رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔

جناب (ر) ، محمود الرشید حدوٹی

۲۶ مئی ۲۰۲۲ء بروز جمعرات

اقتدار کا نشہ اترنے کے بعد پی ٹی آئی کے سربراہ عمران خان پر ایسا جنون اور پاگل پن طاری ہوا کہ الامان والحفیظ، کبھی کہنے لگے کہ اقتدار پر لائے جانے والے لوگوں سے بہتر تھا کہ پاکستان پر ایٹم بم گرا دیا جاتا، کبھی کہتے کہ یہ ملک تین حصوں میں تقسیم ہو جائے گا، کبھی کہتے کہ فوج تقسیم ہو جائے گی، کبھی کہتے کہ ملک دیوالیہ ہو جائے گا، کبھی کہتے کہ ملک سری لنکا بن جائے گا، کبھی کہتے کہ میں پچیس لاکھ انسانوں کا سمندر لے کر اسلام آباد پر چڑھائی کروں گا، کبھی عدلیہ پر چڑھائی کرتے دکھائی دیے، کبھی فوج کے خلاف زہر افشانی کرتے نظر آئے، کبھی اپنے مخالفین پر وہی پرانے الزامات دہراتے نظر آئے۔

اے کاش! انہیں معلوم ہو جائے کہ اقتدار آنے جانے والی چیز ہے، یہ آج ان کے پاس ہے تو کل ان کے پاس آسکتا ہے، مگر انہیں اپنا رویہ، اپنا انداز، اپنا طرزِ تکلم اور اندازِ سخن درست کرنا چاہیے، انہیں نفرت کی سیاست کی بجائے پیامِ محبت عام کرنا چاہیے، ان پر جو الزامات عائد کیے جا رہے ہیں ان کو یا تو دلائل سے رد کریں یا انہیں تسلیم کرتے ہوئے پاکستانی قوم کو دھوکہ نہیں دینا چاہیے، ورنہ یہ قوم حشر اٹھا دے گی، اس لیے اس قوم پر انہیں مہربانی کرنا چاہیے۔

